Research Journal
Tahqeeqat
جلد:4، شمارہ:4، 2025ء
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل
تحقیقات

مقبول عامرؔ کے شعری مجموعے "دیے کی آنکھ" کی غزلوں کا عروضی جائزہ

A Prosodic Analysis of the Ghazals of Maqbool Amir's Poetry Book "Diye Ki Aankh"

Dr. Sherbali Shah
Assistant Professor (Urdu), GCMS Bannu
syed999surani@gmail.com
Dr. Taqwim ul Haq
Lecturer (Urdu), Islamia College (University), Peshawar
taqwimulhaq@icp.edu.pk
Dr. Showkat Mahmood
Associate Professor (Urdu), GDC No.2, Bannu
showkat3u@gmail.com

ڈاکٹر شیر بالی شاہ
اسسٹنٹ پروفیسر (اردو)، جی سی ایم ایس بنوں
ڈاکٹر تقویم الحق
لیکچرار (اردو)، اسلامیہ کالج (یونیورسٹی)، پشاور
ڈاکٹر شوکت محمود
ایسوسی ایٹ پروفیسر (اردو)، جی ڈی سی نمبر ۲، بنوں

Abstract

Maqbool Amir, who passed away at a very young age, belonged to Bannu, one of the southern districts of Khyber Pakhtunakhwa. His original name was Maqbool Hussain Shah. He was born in the Jhandokhel area of Bannu in 1954. He received his primary education in Bannu. He completed his B.A from Gomal University, Dera Ismail Khan and later on obtained the Degree of M.A. Urdu as a private candidate from the University of Peshawar. His first appointment was at Habib Bank Limited and at the same time also appointed as a Research Officer at Pakistan Academy of Letters, Islamabad, a position he held until his death. During his young age, he developed a scleroderma, a disease that took his life at the age of just 35. He died from this fatal disease on May 31st1991. His only poetic collection, named "دیے کی آنکھ" published in 1990 and after a gap of 26 years was re-published by Bukhari Publishers, Peshawar. This collection gained nation-wide popularity among both the public and the literary elite. This book established him as an equal to some of the well renowned poets of Khyber Pakhtunkhwa, such as Ghulam Muhammad Qasir and Ahmad Faraz. The poetic craft ship of this collection shows no deficiency in the rhyme, technical discipline, or prosody.This article presents a prosodic analysis of the lyrical poems (ghazals) included in Maqbool Amir's poetic book "دیے کی آنکھ" with particular focus on meter, rhyme scheme and adherence to the classical principles of Urdu prosody.

,***Keywords:*** *Prosody, Maqbool Amir, Poetic Study, Lyrical poems, Prosodic analysis, Mete Rhyme scheme, classical principles of Urdu prosody, Diye ki Aankh*

کلیدی الفاظ: علم عروض، مقبول عامر، شاعری، غزل، عروضی مطالعہ، بحر، قافیوں کی ترتیب، اردو علم عروض کے کلاسیکی اصول، دیے کی آنکھ

صُوبہ خیبر پختون خوا کے جنوبی اضلاع میں شامل ضلع بنوں سے تعلق رکھنے والے جواں مرگ شاعر: مقبول عامرؔ کا اصل نام مقبول حُسین شاہ تھا۔ وہ ۱۹۵۴ء میں علاقہ جھنڈو خیل (بنوں) میں پیدا ہُوئے۔ ایف ایس سی تک تعلیم بنوں میں حاصل کی، بی اے کی ڈگری گومل یُونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان سے حاصل کی، جب کہ ایک پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے ایم۔اے اُردُو (ادبیات) کی ڈگری جامعہ پشاور، پشاور سے حاصل

کی۔ پہلے پہل حبیب بینک میں مُلازمت اختیار کی اور پھر تادمِ مرگ اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد میں بطور ریسرچ آفیسر تعینات رہے۔ جوانی ہی میں سکلیروڈرما بیماری کا سامنا ہُوا، جس نے محض ۳۵ سال کی عمر میں ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء کو آپ کی جان لے لی۔

"دیے کی آنکھ" مقبول عامرؔ کا واحد شعری مجموعہ ہے، جو پہلی بار ان کی موت سے ایک سال پہلے ۱۹۹۰ء میں شائع ہُوا۔ اِس شعری مجموعہ میں غزلیں، نظمیں اور فردیات شامل ہیں۔ شعری مجموعہ دُوسری بار ۲۰۱۶ء میں (پہلی اشاعت کے چھبیس سال بعد) بخاری پبلشرز پشاور نے نہایت تزک و احتشام سے شائع کیا۔ اِس دُوسرے ایڈیشن میں مجلہ "تسلسل" مقبول عامرؔ نمبر شمارہ جون ۲۰۰۶ء میں شامل مقبول عامرؔ کا کچھ غیر مطبوعہ کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔

مقبول عامرؔ کا مجموعہ "دیے کی آنکھ" عوام و خواص دونوں میں حد درجہ مقبول ہے۔ اِس مجموعہ کلام نے ان کو خیبر پختون خوا کے نامور شعرا غُلام محمد قاصرؔ اور احمد فرازؔ کے صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ مقبول عامرؔ ایک پٹھان تھا اور اس کی مادری زبان پشتو تھی لیکن انھوں نے اپنے شعری اظہار کے لیے اُردو زبان کو چُنا اور اُردو میں ایسی شاعری کی، جسے سُن کر بڑے بڑے شاعر حیران رہ گئے کیوں کہ آپ کی شاعری میں نہ قافیہ ردیف کا سُقم تھا اور نہ فنِ شعر یعنی عروض سے رُوگردانی تھی۔ ذیل میں مقبول عامرؔ کے شعری مجموعے "دیے کی آنکھ" کی غزلوں کا عروضی جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ مقبول عامرؔ کی غزلوں میں مستعمل بُحور اور صوتی ہم آہنگی کا اندازہ بخوبی ہو سکے۔

فنِ عروض ایک ایسا فن ہے، جس سے کسی شعر کے وزن کی صحت معلوم کی جاتی ہے۔ گویا یہ فن منظوم کلام کی کسوٹی ہے، جس کی پاسداری کرنا کلام موزوں کے لیے ضروری ہے۔

بحرِ مجتث:(مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن)

اُردو میں سب سے زیادہ نظمیں / غزلیں اِسی بحر میں کہی گئی ہیں۔ مقبول عامرؔ کی زیادہ تر شاعری بھی اِسی بحر میں ہے۔ اُن کے مجموعہ کلام: "دیے کی آنکھ" میں شامل پچیس غزلیں اِسی بحر میں ہیں۔ اِس بحر کا اصل وزن 'مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن' ہے جس کو بحرِ مجتث مثمن سالم (غیر مستعمل) کہتے ہیں لیکن یہاں اِس بحر کے ارکان مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن ہیں اور اِس کو بحرِ مجتث مثمن مخبون مقطوع، مخذوف مکسور مستعملِ عام کے نام سے جانا جاتا ہے۔

شعر کے عروض و ضرب میں اِس بحر کے ارکان کی دو صُورتیں ہو سکتی ہیں۔ یعنی فِعلُن (بہ سکونِ عین) یا فَعِلن (بہ کسرِ عین) میں سے کوئی بھی۔ مقبول عامرؔ کے شعری مجموعے: "دیے کی آنکھ" میں موجود اُن غزلوں کے مطلع درج ذیل ہیں، جو اِسی بحر میں ہیں:

۔ یہی چنار یہی جھیل کا کنارا تھا	یہیں کسی نے میرے ساتھ دن گزارا تھا	(۱)
۔ بجا کہ شہر طرب میں بڑا اُجالا ہے	مگر وہ لوگ جنھیں ظلمتوں نے پالا ہے	(۲)
۔ سُلگ رہی ہے فضا سائباں کے ہوتے ہُوئے	زمیں پہ اِتنے ستم آسماں کے ہوتے ہُوئے	(۳)
۔ زمین خشک فلک بادلوں سے خالی ہے	اِک ایک بُوند کا دشتِ سوالی ہے	(۴)
۔ یہ عہدِ کرب مرے نقش کو اُبھارے گا	زمانہ اِس کو مرے نام سے پُکارے گا	(۵)
۔ دل و نگاہ میں قندیل سی جلا دی ہے	سوادِ شب نے مجھے روشنی دکھا دی ہے	(۶)
۔ رچی ہُوئی ہے یہ کیسی مہک ہواؤں میں	میں گھل نہ جاؤں کہیں شام کی فضاؤں میں	(۷)

ـ مجھے عزیز ہے کوئی بھی نُور پارہ ہو   چراغِ شام ہو یا صُبح کا ستارہ ہو (۸)
ـ اندھیری رات ہے راستہ سجھائی دے تو چلیں   کوئی کرن، کوئی جگنو دِکھائی دے تو چلیں (۹)
ـ کوئی تو عکس ہو ایسا جو معتبر ٹھہرے   کہیں تو جاکے بھٹکتی ہُوئی نظر ٹھہرے (۱۰)
ـ بلا کی دُھوپ تھی ساری فضا دہکتی رہی   مگر وفا کی کلی شاخ پر چٹکتی رہی (۱۱)
ـ رُخِ حیات کو رنگِ نشاط مل جائے   کبھی جو تُو زِ رہِ اِلتفات مل جائے (۱۲)
ـ اب اِس کے بعد ترا اور کیا اِرادہ ہے   کہ میرا صبر ترے جبر سے زیادہ ہے (۱۳)
ـ خزاں کی رُت میں بھی نقشِ بہار باقی ہے   کہ ایک پُھول سرِ شاخسار باقی ہے (۱۴)
ـ وہ خُود بھی پیاس کے سوکھے نگر میں بستا ہے   جو ابر بن کے میرے دشت پر برستا ہے (۱۵)
ـ بس ایک دُھن تھی اُسی دُھن میں شعر کہتے رہے   تمام عمر ترے غم کی رو میں بہتے رہے (۱۶)
ـ جو گم ہُوئے وہ زمانے تلاش کرتا ہُوں   میں واپسی کے بہانے تلاش کرتا ہُوں (۱۷)
ـ سکوتِ شب سے تکلم کی ابتدا تو کرو   حدیثِ دل تو کہو، ذکرِ آشنا تو کرو (۱۸)
ـ رات بیٹھا تھا مرے پاسے خیالوں میں کوئی   اُنگلیاں پھیر رہا تھا مرے بالوں میں کوئی (۱۹)
ـ وہ خواب ٹُوٹے ہُوئے کتنے ماہ و سال ہُوئے   جو عمر بھر کے لیے باعثِ ملال ہُوئے (۲۰)
ـ اُس ایک ذات سے اپنا عجیب ناتا ہے   میں جب بھٹکتا ہُوں وہ راستہ دکھاتا ہے (۲۱)
ـ یہی نہیں کہ وہ گم گشتہ قافلہ نہ مِلا   پلٹنا چاہا تو پھر گھر کا راستہ نہ مِلا (۲۲)
ـ بچھڑ رہا ہے کوئی شخص عمر بھر کے لیے   یہ وقت کاش ٹھہر جائے لمحہ بھر کے لیے (۲۳)
ـ زمانے بھر کے لبوں پر یہی فسانہ ہے   کہ ہر لحاظ سے وہ حسن شاعرانہ ہے (۲۴)
ـ سبھی سے ملتے رہیں سب سے رابطہ رکھیں   بس ایک شام ہمارے لیے بچا رکھیں (۲۵)

مندرجہ بالا اشعار میں سے ایک شعر کی تقطیع مُلاحظہ کیجیے:

ع: مجھے عزیز ہے کوئی بھی نُور پارہ ہو

مجے عزی (مفاعلن) زَہِ کوای (فعلاتن) بِنور پا (مفاعلن) راہو (فعلن)

ع: چراغِ شام ہو یا صُبح کا ستارا ہو

چراغشا (مفاعلن) مَ ہُ یا صب (فعلاتن) حکاستا (مفاعلن) راہو (فعلن)

بحرِ رمل مخبون مخذوف یا مقطوع: ارکان (فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن)

بحرِ رمل مخبون مخذوف "بحرِ رمل" کی ایک شاخ ہے۔ یہ اُردو کی مقبول ترین بحر ہے۔

اِس بحر کا سالم وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ہے لیکن یہ سالم بحر اُردو میں بہت کم برتی گئی ہے۔ سالم بحر کی جگہ اِس کا جو زحاف استعمال ہوتا ہے اس کے بارے میں کندن لال کندن لکھتے ہیں:

"بحر رمل دائرہ مجتلبہ کی تیسری بحر ہے جو مربع مسدس تینوں طرح استعمال ہوتی ہے مگر اُردو میں مزاحف صُورتوں میں زیادہ استعمال ہُوئی ہے۔ اُردو میں سالم رکن آخر میں ہونے کی وجہ سے اِس کے ترنم میں ذرا جھول پڑتا ہے اور سُر تال کچھ کمزور پڑتا ہے۔"(۲۶)

مقبول عامر کے مجموعہ کلام "دیے کی آنکھ" میں شامل دس(۱۰) غزلیں اِسی بحر میں ہیں۔ اُن غزلوں کے مطلع ملاحظہ کیجیے:

- پھر وہی ہم ہیں وہی تیشۂ رُسوائی ہے — دُودھ کی نہر تو پرویز کے کام آئی ہے (۲۷)
- منتظر رہنا مری جان بہار آنے تک — رنگ شاخوں سے گُلابوں میں اُتر جانے تک (۲۸)
- جانے کیا سوچ کے اربابِ نظر لوٹ آئے — ایک دو گام پہ منزل تھی مگر لوٹ آئے (۲۹)
- میری تعریف کرے یا مجھے بدنام کرے — جس نے جو بات بھی کرنی ہو سرِ عام کرے (۳۰)
- رنگ اور نُور کی دُنیا میں ذرا لے جائے — کوئی تو ہو جو مجھے شہر صبا لے جائے (۳۱)
- دل بہل جائے گا اِس کا مجھے اندازہ ہے — بات یہ ہے کہ میرا زخم ابھی تازہ ہے (۳۲)
- آنکھ میں رنگ بھریں روح کو تازہ کر لیں — شہر سے دُور کسی بن میں بسیرا کر لیں (۳۳)
- پہلی چاہت کی طرح حُسن کی جادو کی طرح — میری سانسوں میں رچا کون ہے خوشبو کی طرح (۳۴)
- زندگی بھر کا حساب آج چُکانے آیا — میری مرقد پہ کوئی پُھول چڑھانے آیا (۳۵)
- ذہن سے نقش کریدا تو نہیں جا سکتا — پہلی چاہت کو بُھلایا تو نہیں جا سکتا (۳۶)

اس بحر کی اشعار میں سے ایک شعر کی تقطیع ملاحظہ کیجیے:

پہلا مصرع: ذہن سے نقش کریدا تو نہیں جاسکتا

ذہ نسے نق(فاعلاتن) ش ک رے دا(فعلاتن) تُ نہی جا(فعلاتن) سک تا(فعلن)

دُوسرا مصرع: پہلی چاہت کو بُھلایا تو نہیں جاسکتا

پہ لچاہت(فاعلاتن) کُ بُ لایا(فاعلاتن) تُ نہی جا(فاعلاتن) سک تا(فعلن)

بحر رمل مسدس مخبون محذوف: ارکان: فاعلاتن فعلاتن فعلن (بسکون عین) فعلن (بکسر عین)

مقبول عامر کے مجموعہ کلام: دیے کی آنکھ" میں صِرف ایک غزل اِسی بحر میں ہے، جس کا مطلع یُوں ہے:

- کب سے گم صم ہیں در و بام اے رات — کوئی مژدہ کوئی پیغام اے رات (۳۷)

تقطیع:

مصرع اول: کب سے گم صم ہیں در و بام اے رات

کب سگم صم(فاعلاتن) ہ در و با(فعلاتن) م رات(فعلن)

بحر ہزج مثمن اشتر: ارکان (فاعلن مفاعی لن فاعلن مفاعی لن)

یہ بحر بے حد مترنم ہے۔ مقبول عامر کے مجموعۂ کلام "دیے کی آنکھ" میں اِسی بحر میں تین غزلیں موجود ہیں۔ جن کے مطلع ذیل ہیں:

؎ خوشبوؤں کی بارش تھی ، چاندنی کا پہرا تھا — میں بھی اُس شبستاں میں ایک رات ٹھہرا تھا (۳۸)

؎ راحتیں کہاں ہوں گی کون سے نگر جائیں — کیوں نہ تیری آنکھوں کی جھیل میں اُتر جائیں (۳۹)

؎ آسماں کی چادر پر جس قدر ستارے ہیں — ہم نے اِتنے ہی لمحے جاگ کر گزارے ہیں (۴۰)

تقطیع:

ع: راحتیں کہاں ہوں گی کون سے نگر جائیں

راحتے (فاعلن) کہاہوگی (مفاعیلن) کونسے (فاعلن) نگر جاے (مفاعیلن)

بحر ہزج اشتر مقبوض مضاف: ارکان (فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن)

مقبول عامرؔ کے ہاں اِس بحر میں صرف ایک غزل موجود ہے۔ انھوں نے اِس بحر کو چہار رکن کے بجائے بطورِ دو رکن استعمال کیا ہے۔ اسی غزل کو مقبول عامرؔ کی غزلوں میں سب سے چھوٹی بحر والی غزل بھی کہا جاتا ہے:

؎ دیکھ تو یہ کیا ہُوا — وقت کیوں ٹھہر گیا (۴۱)

تقطیع:

ع: دیکھ تو یہ کیا ہُوا

دے کتو (فاعلن) یکاہُوا (مفاعلن)

بحر ہزج مسدس محذوف: ارکان (مفاعی لن مفا عی لن فعولن مفاعیل)

یہ بے حد مترنم بحر ہے۔ مقبول عامرؔ کے مجموعہ ء کلام "دیے کی آنکھ" میں دو غزلیں اِسی بحر میں ہیں۔ غزلوں کے مطلع یہ ہیں:

؎ ہو پُوری خواہشِ پرواز کیسے — تہہِ گنبد اُڑے شہباز کیسے (۴۲)

؎ تجھے باہوں میں بھرنا چاہتا ہُوں — پھر اِس کے بعد مرنا چاہتا ہُوں (۴۳)

تقطیع:

ع: تجھے باہوں میں بھرنا چاہتا ہُوں

تجے باہو (مفاعیلن) مبرناچا (مفاعیلن) ہتاہو (فعولن)

بحر ہزج مثمن مقبوض "مستعمل": (ارکان مفاعلن چار بار ہر مصرع میں یعنی (مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن)

یہ بحر گیت اور گانے کے لیے بے حد مقبول ہے۔ مقبول عامرؔ کے مجموعہ ء کلام "دیے کی آنکھ" میں اِس بحر میں صرف ایک غزل موجود ہے، جس کا مطلع یُوں ہے:

؎ نہ تیری دسترس میں کچھ نہ میرے اختیار میں — کہ ہم سبھی گھرے ہُوئے ہیں جبر کے حصار میں (۴۴)

تقطیع ملاحظہ ہو:

ع: نہ تیری دسترس میں کچھ نہ میرے اختیار میں

نتے رِدس (مفاعلن) ترس مِکچھ (مفاعلن) نمے رِاخ (مفاعلن) تیارمے (مفاعلن)

بحر مثمن اخرب مکفوف مقصور: ارکان (مفعول۔ مفاعیل۔ مفاعیل۔ فعولن/مفاعیل)

اِس بحر کو مقبول بنانے میں مرثیہ نگاروں کا اہم کردار ہے۔ مرثیہ نگاروں نے اِس بحر میں کثرت سے طبع آزمائی کی ہے۔
مقبول عامرؔ کے مجموعہء کلام "دیے کی آنکھ" میں اِسی بحر میں صِرف ایک غزل موجود ہے، جس کا مطلع یہ ہے:

۔ یہ شہر دل آزار بہت تنگ کرے ہے ہم خاک نشینوں کو تہہ سنگ کرے ہے (۴۵)

تقطیع:

ع: یہ شہر دل آزار بہت تنگ کرے ہے

یہ شہ ر (مفعول) دلازار (مفاعیل) بہت تن گ (مفاعیل) کرے ہے (فعولن)

بحر مضارع اخرب مکفوف مقصور: (مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن)

بحر مضارع کی ایک خاص قسم ہے۔ یہ بحر دراصل بحر ہزج سے ماخوذ ہے۔ اِس کے اصل ارکان یہ ہیں:
(مفاعیلن ، فاعلاتن، مفاعیلن ، فاعلاتن) لیکن اصل بحر بہت کم مستعمل ہے تاہم اِس کے دو ذخاف بحر مضارع مثمن اخرب اور بحر مضارع اخرب مکفوف مقصور بکثرت مستعمل ہیں۔ اِس بحر کے بارے میں کندن لال کندن یُوں رقم طراز ہے:

> "بحر مضارع دائرہ متوافقہ سے رُونمائی کرتی ہے۔ اِس بحر میں فاع لاتن وتد مفروق شروع میں آتا ہے۔ اِسی وتد مفروق کی بدولت اِس کا نام مفروقی بحر بھی ہے۔ بعض عروضیوں نے غلطی سے وتد مفروقی کو مجموعی لکھا یعنی فاعلاتن۔ یہ بحر رمل کا رُکن ہے۔ اِس لیے غلطی سے ذخاف کا عمل بھی کئی بار کر جاتے ہیں۔" (۴۶)

مقبول عامرؔ کے مجموعہء کلام "دیے کی آنکھ" میں اِس بحر میں دو غزلیں موجود ہیں، جن کے مطلع یُوں ہیں:

۔ آنکھوں کے خواب زار کو تاراج کر گئی پاگل ہَوا چلی تو حدوں سے گزر گئی (۴۷)

۔ ہاں کچھ تو مزاج اپنا جنوں خیز بہت ہے اور کچھ یہ رہِ عشق دل آویز بہت ہے (۴۸)

تقطیع مُلاحظہ کیجیے:

ع: آنکھوں کے خواب زار کو تاراج کر گئی

آکوکِ (مفعول) خابزار (فاعلات) کتاراج (مفاعیل) کرگئی (فاعلن)

بحر متدارک مخبون: ارکان (فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن/فع فعل)

یہ بحر دراصل ایک ہندی بحر ہے۔ اِس بحر کو 'الناقوس' بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ ناقوس کی آواز سے مشابہ ہے۔ میرؔ نے اِس بحر میں متعدد غزلیں کہیں ہیں۔ یہ بحر آٹھ رُکنی بھی ہو سکتی ہے اور چھے رُکنی بھی۔ مقبول عامرؔ نے دو غزلیں آٹھ رُکنی اور دو غزلیں چھے رُکنی بحر میں کہی ہیں۔ آٹھ رُکنی غزلوں کے مطلع مُلاحظہ ہوں:

۔ کیوں خوابوں کے محل بنائیں کیوں سپنے تعمیر کریں جو کچھ ہم پر بیت رہی ہے کیوں نہ وہی تحریر کریں (۴۹)

۔ جانے کس وحشت کا سایہ سا مجھ پر لہراتا ہے دل بیچارہ دن ڈھلتے ہی ڈُوبا ڈُوبا جاتا ہے (۵۰)

چھ رُکنی غزلوں کے مطلع یہ ہیں:

۔ دل دریا کے پار اِک ایسی وادی تھی   جس میں سارے جذبوں کی آزادی تھی (۵۱)

۔ چرواہا بستی والوں سے کہتا ہے   پربت کے اُس پار بھی کوئی رہتا ہے (۵۲)

ایک چھ رُکنی مصرع کی تقطیع مُلاحظہ ہوں:

ع: دل دریا کے پار اِک ایسی وادی تھی

دل در (فعلن) یا کے (فعلن) پار ک (فعلن) اے سی (فعلن) وادی (فعلن) تی (فع)

بحر خفیف مخبون: ارکان (فاعلاتن، مفاعلن، فعلن)

اِس بحر کے گیارہ (۱۱) اوزان مستعمل رہے ہیں لیکن صِرف ایک کو ہی مقبولیت حاصل ہے۔ مقبول عامرؔ کے ہاں اِس بحر میں آٹھ غزلیں موجود ہیں، جن کے مطلع درج ذیل ہیں:

۔ ایک منزل کے ہم سفر چُپ ہیں   چل رہے ہیں بہم مگر چُپ ہیں (۵۳)

۔ میری حدِ نظر وہاں تک ہے   روشنی کا سفر جہاں تک ہے (۵۴)

۔ دیپ بن کر جلا بجھا ہوں میں   رات بھر جاگتا رہا ہوں میں (۵۵)

۔ زندگی کا مآل تنہائی   حاصلِ ماہ و سال تنہائی (۵۶)

۔ فصلِ گل ہے تو بے اثر کیوں ہے   تن برہنہ مِرا شجر کیوں ہے (۵۷)

۔ شب کی تلخی شبِ غم سے پوچھو   ہم پہ گزری جو وہ ہم سے پوچھو (۵۸)

۔ پاس جو کچھ تھا، وار آیا ہُوں   بوجھ سر سے اُتار آیا ہُوں (۵۹)

۔ زندگی کس ڈگر پہ چلتی ہے   نت نئے راستے بدلتی ہے (۶۰)

تقطیع:

ع: زندگی کس ڈگر پہ چلتی ہے

زن دگی کس (فاعلاتن) ڈگر پچل (مفاعلن) تی ہے (فعلن)

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم: ارکان (فعول، فعلن، فعول، فعلن، فعول، فعلن، فعول، فعلن)

یہ بھی بے حد مترنم بحر ہے۔ مقبول عامرؔ کے مجموعہ کلام: "دیے کی آنکھ" میں ایک غزل اِس بحر میں ہے، جس کا مطلع یُوں ہے:

۔ اُسے بُلاؤ کہ جس کے چہرے پہ چاند تارے سجے ہُوئے ہیں   کہ اپنی دھرتی کے آسماں پر سیاہ بادل تنے ہُوئے ہیں (۶۱)

تقطیع:

ع: اُسے بُلاؤ کہ جس کے چہرے پہ چاند تارے سجے ہُوئے ہیں

اُسے ب (فعول) لاوو (فعلن) کجس کِ (فعول) چہ رے (فعلن) پچاو (فعول) تارے (فعلن) سجے ہُ (فعول) اے ہے (فعلن)

المختصر، "دیے کی آنکھ" میں مقبول عامرؔ نے جدید دَور کے اکثر شاعروں کی پسندیدہ بحر "بحر مجتث" کا استعمال سب سے زیادہ کیا ہے۔ اِس کے بعد بحر رمل مخبون مخذوف کا استعمال زیادہ نظر آتا ہے اور اِس کی ایک دُوسری قسم "بحر رمل مسدس مخبون مخذوف" بھی ایک غزل اور ایک فرد میں موجود ہے۔ بحر ہزج کی مختلف قسموں میں اُنھوں نے اپنی غزلیں اور نظمیں کہی ہیں۔

بحر مضارع اخرب مخذوف مقصور میں دو غزلیں اور بحر مثمن اخرب مکفوف مقصور میں صِرف ایک غزل کہی ہے۔ بحر متدارک کو صِرف نظموں کے لیے مختص کیا ہے اور اِس بحر کی دُوسری قسم بحر متدارک مخبون کو آٹھ رُکنی اور چھے رُکنی دونوں طرح استعمال کیا ہے۔ بحر متقارب میں بھی صِرف نظمیں کہی ہیں۔ طویل بحور میں سے بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم میں ایک غزل کہی ہے۔ اِسی طرح مختصر ترین بحور میں سے بحر اشتتر مقبوض مضاعف میں بھی ایک غزل اور ایک فرد لکھی ہے۔ ایک اور چھوٹی بحر خفیف مخبون کا استعمال بھی مقبول عامرؔ کے ہاں کئی غزلوں اور ایک نظم میں موجود ہے۔ آپ کے ہاں سالم بحروں کا استعمال کم ہے۔

مجموعی طور پر "دیے کی آنکھ" میں مقبول عامرؔ کے ہاں علمِ عروض کی سطح پر تنوع نظر آتا ہے۔ اُنھوں نے جدید اُردُو شاعری میں مستعمل اور مقبول بحروں میں طبع آزمائی کی ہے جو اُن کے شاعرانہ فنی کمال کا بین الثبوت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ مقبول عامر، دیے کی آنکھ، بخاری پبلشرز پشاور 2016ء، ص 6
۲۔ ایضاً، ص 12
۳۔ ایضاً، ص 14
۴۔ ایضاً، ص 19
۵۔ ایضاً، ص 22
۶۔ ایضاً، ص 28
۷۔ ایضاً، ص 31
۸۔ ایضاً، ص 62
۹۔ ایضاً، ص 64
۱۰۔ ایضاً، ص 72
۱۱۔ ایضاً، ص 74
۱۲۔ ایضاً، ص 84
۱۳۔ ایضاً، ص 87
۱۴۔ ایضاً، ص 89
۱۵۔ ایضاً، ص 109
۱۶۔ ایضاً، ص 110

۱۷۔ ایضاً، ص119

۱۸۔ ایضاً، ص120

۱۹۔ ایضاً، ص125

۲۰۔ ایضاً، ص128

۲۱۔ ایضاً، ص130

۲۲۔ ایضاً، ص133

۲۳۔ ایضاً، ص138

۲۴۔ ایضاً، ص143

۲۵۔ ایضاً، ص144

۲۶۔ کندن لال کندن، عروض پنگل و خلیل، جے کے آفسٹ پرنٹرز، دہلی، 2013ء، ص219

۲۷۔ مقبول عامر، دیے کی آنکھ، بخاری پبلشرز پشاور، 2016ء، ص8

۲۸۔ ایضاً، ص20

۲۹۔ ایضاً، ص39

۳۰۔ ایضاً، ص49

۳۱۔ ایضاً، ص55

۳۲۔ ایضاً، ص82

۳۳۔ ایضاً، ص131

۳۴۔ ایضاً، ص140

۳۵۔ ایضاً، ص142

۳۶۔ ایضاً، ص146

۳۷۔ ایضاً، ص157

۳۸۔ ایضاً، ص23

۳۹۔ ایضاً، ص41

۴۰۔ ایضاً، ص30

۴۱۔ ایضاً، ص105

۴۲۔ ایضاً، ص101

۴۳۔ ایضاً، ص117

۴۴۔ ایضاً، ص103

۴۵۔ ایضاً، ص145
۴۶۔ کندن لال کندن، عروض پنگل و خلیل، جے کے آفسٹ پرنٹرز، دہلی، 2013ء، ص247
۴۷۔ مقبول عامر، دیے کی آنکھ، بخاری پبلشرز پشاور، 2016ء، ص10
۴۸۔ ایضاً، ص47
۴۹۔ ایضاً، ص37
۵۰۔ ایضاً، ص80
۵۱۔ ایضاً، ص24
۵۲۔ ایضاً، ص51
۵۳۔ ایضاً، ص56
۵۴۔ ایضاً، ص66
۵۵۔ ایضاً، ص76
۵۶۔ ایضاً، ص76
۵۷۔ ایضاً، ص111
۵۸۔ ایضاً، ص127
۵۹۔ ایضاً، ص134
۶۰۔ ایضاً، ص136
۶۱۔ ایضاً، ص95

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1. Maqbool Amir, Diye ki Aankh, Bukhari Publishers Peshawar, 2006, p 6
2. Ibid, p 12
3. Ibid, p 14
4. Ibid, p 19
5. Ibid, p 22
6. Ibid, p 28
7. Ibid, p 31
8. Ibid, p 62
9. Ibid, p 64
10. Ibid, p 72
11. Ibid, p 74
12. Ibid, p 84
13. Ibid, p 87
14. Ibid, p 89
15. Ibid, p 109
16. Ibid, p 110

17. Ibid, p 119
18. Ibid, p 120
19. Ibid, p 125
20. Ibid, p 128
21. Ibid, p 130
22. Ibid, p 133
23. Ibid, p 138
24. Ibid, p 143
25. Ibid, p 144
26. Kundan lal kundan, Urooz Pangal o Khalil, JK Offset Printers, Delhi, 2013, p 219
27. Maqbool Amir, Diye ki Aankh, Bukhari Publishers Peshawar, 2006, p 8
28. Ibid, p 20
29. Ibid, p 39
30. Ibid, p 49
31. Ibid, p 55
32. Ibid, p 82
33. Ibid, p 131
34. Ibid, p 140
35. Ibid, p 142
36. Ibid, p 146
37. Ibid, p 157
38. Ibid, p 23
39. Ibid, p 41
40. Ibid, p 30
41. Ibid, p 105
42. Ibid, p 101
43. Ibid, p 117
44. Ibid, p 103
45. Ibid, p 145
46. Kundan lal kundan, Urooz Pangal o Khalil, JK Offset Printers, Delhi, 2013, p 247
47. Maqbool Amir, Diye ki Aankh, Bukhari Publishers Peshawar, 2006, p 10
48. Ibid, p 47
49. Ibid, p 37
50. Ibid, p 80
51. Ibid, p 24
52. Ibid, p 51
53. Ibid, p 56
54. Ibid, p 66
55. Ibid, p 76
56. Ibid, p 76
57. Ibid, p 111
58. Ibid, p 127
59. Ibid, p 134
60. Ibid, p 136
61. Ibid, p 95